REGD. NO: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

نمبر جمعہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) / ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۳ ابو ک ہش ۱۳۴۰ ۔ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ اکتوبر بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل نو بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر تک حضور کو شدید گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس کے بعد طبیعت بہتر ہو گئی۔

کل شام ۵ بجے لاہور سے جناب ڈاکٹر اختر صاحب پروفیسر آف میڈیسن میڈیکل کالج لاہور حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور کے معائنہ کے بعد انہوں نے کچھ علاج بھی تجویز کیا۔ رات حضور کو دوائی کے ساتھ نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

وزیراعظم شام کی طرف سے عرب ممالک کا وفاق قائم کرنے کی تجویز

مجوزہ وفاق میں اندرونی معاملات میں ہر ملک خود مختار ہوگا

دمشق ۱۲ اکتوبر۔ شام کی نئی حکومت کے وزیراعظم ڈاکٹر مامون کزبری نے دمشق ریڈیو سے ایک تقریر کرتے ہوئے عرب ممالک کا ایک وفاق کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ مجوزہ وفاق میں ہر ملک اپنی خود مختاری اور فوج بحال رکھے گا — وزیراعظم کی اس تجویز کے تحت سپریم انتظامیہ اور قانون ساز کونسلیں قائم کی جائیں گی۔ تمام فوجوں کی ایک مشترکہ کمان ہوگی۔ رکن ممالک کے تنازعات طے کرنے کے لئے ایک عرب سپریم کورٹ بھی قائم کی جائے گی۔ شامی تجویز ۱۴ نکات پر مشتمل ہے۔

وزیراعظم نے بتایا ہے کہ اس تجویز پر شامی حکومت کے ارکان اور انقلابی فوجی کمان نے دستخط کئے ہیں۔ اس تجویز میں عرب لیگ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ شامی وزیراعظم کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ سپریم لیجسلیٹو کونسل دو تہائی اکثریت سے جو فیصلے کرے گی۔ رکن ممالک کے لئے ان پر عمل لازمی ہوگا۔ یہ کونسل تمام عرب ممالک کے لئے اقتصادی فوجی۔ ثقافتی اور خارجی امور کی یکساں پالیسی وضع کرے گی۔ سپریم انتظامی کونسل تمام عرب ممالک کے مساوی نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ اور اس کا سربراہ ہر سال تبدیل کر دیا جائے گا۔ باری باری ہر ملک کے نمائندے یا حکومت کے سربراہ کو اس کونسل کا صدر مقرر کیا جائے گا۔ مشترکہ فوج تمام سرزمین عرب کی سلامتی کی ذمہ دار ہوگی۔ اور ہر قسم کے حملوں سے سرزمین عرب کا دفاع کرے گی۔ اور جن علاقوں پر دوسروں کا قبضہ ہے انہیں آزاد کرائے گی۔ وفاق عرب ممالک کے داخلی امور میں مداخلت نہیں کرے گا۔ رکن ممالک جس قسم کی حکومت چاہیں قائم کر سکیں گے۔ وفاق اس بارے میں بھی کوئی دخل نہیں دے گا۔ کسی عرب ملک کے ایک بار وفاق کا رکن بننے کے بعد وہ اپنی لیجسلیٹو کی دو تہائی اکثریت کے فیصلہ کے بغیر وفاق سے الگ نہیں ہو سکے گا۔ عرب ممالک کے وفاق کی خارجہ پالیسی کی بنیاد مثبت غیر جانبداری پر ہوگی۔ اور وہ کسی بلاک میں

م شامل نہیں ہوں گے۔ عرب ممالک آپس میں کسی تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے طاقت کا استعمال نہیں کریں گے۔ — شامی اپیل میں تمام عرب ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی پارلیمنٹوں کا اجلاس طلب کریں۔ جنمیں اس تجویز پر غور کیا جائے۔ تاکہ جلد از جلد وفاق کے بارے میں مذاکرات شروع کئے جائیں۔

یوپی میں فسادات پر قابو پا لیا گیا

یہ فسادات سیاسی نوعیت کے اور گہری سازش کا نتیجہ تھے (وزیر داخلہ یوپی)

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ یوپی میں عام صورت حال اب بہتر ہو گئی ہے۔ گزشتہ تین دن میں غازی آباد میں ۵۹ افراد کو نقض امن کے اندیشہ کے تحت گرفتار کیا گیا۔ غازی آباد کے سب ڈویژنل افسر نے کل دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلوس نکالنے اور ہتھیار لے کر چلنے اور پانچ سے زیادہ افراد کے ایک جگہ پر جمع ہونے پر پابندی عائد کر دی ہے دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں بریلی میں تیس افراد گرفتار کر لئے گئے بارہ بنکی۔ فتح پور۔ اور رعول میں دسہرے کے ایام کے دوران دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

یوپی کے وزیر داخلہ مسٹر چرن سنگھ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وہ ان فرقہ وارانہ فسادات کے پس منظر میں ایک گہری سازش کار فرما ہے۔ وزیر داخلہ نے یہ تسلیم کیا کہ اگرچہ فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن متاثرہ علاقہ اب بھی خطرے سے باہر نہیں ہے — وزیر داخلہ نے سازش کرنے والی سیاسی جماعتوں کا نام لئے بغیر کہا کہ میرے اندازے کے مطابق یہ فسادات قطعی طور پر سیاسی تھے۔ اور ان کا مقصد حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے کانگریس کو ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی نظروں سے گرانا تھا۔ وزیر داخلہ نے بتایا۔ کہ صوبے میں حکومت سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کرنے کے لئے ایک قانون نافذ کر رہی ہے۔

باسکٹ بال کا میچ

ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال ٹیم اور فضل عمر سپورٹس کلب کی باسکٹ بال ٹیم نے کل پچھلے پہر ایک دوستانہ میچ کھیلا۔ کالج دو پوائنٹ سے کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

امریکہ کا تیسرا ایٹمی تجربہ

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر۔ امریکہ کے ایٹمی قوت کے کمیشن نے کل رات اعلان کیا۔ کہ اس نے نیواڈا کے مقام پر ایک زیر زمین ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ تجربہ معمولی طاقت کا تھا۔ امریکہ کے دوبارہ ایٹمی تجربات شروع کرنے کے بعد یہ تیسرا زیر زمین ایٹمی تجربہ تھا

چین اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کی تجویز

پیکنگ ۱۲ اکتوبر۔ کمیونسٹ چین کے وزیر خارجہ مسٹر چن ژی نے امریکہ اور کمیونسٹ چین کے درمیان کشیدگی کم کرنے کے لئے وزرائے خارجہ کی سطح پر بات چیت کی حمایت کی ہے۔ چینی وزیر خارجہ نے رائٹر کے نمائندے سے . . . . . ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کی دعوت امریکہ کی طرف سے آنی چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ جب تک دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کے درمیان بات چیت میں زیادہ اونچی سطح کے مذاکرات کی راہ ہموار نہیں کی جاتی۔ اس وقت تک دونوں ملکوں کے سربراہوں کی ملاقات سودمند نہیں ہو سکتی۔

چین اور برما کا سرحدی معاہدہ

پیکنگ ۱۲ اکتوبر۔ برما کے وزیراعظم مسٹر اونو اپنے وزیر خارجہ کے ہمراہ ایک دوستانہ دورے پر چند دن کے لئے پیکنگ پہنچے ہیں۔ ایجنسی فرانس کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ مسٹر اونو پیکنگ میں اپنے قیام کے دوران میں برما کی سرحد کے معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
موٴرخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء

نظری مسائل پر تنازعات اور عمل

کل ہم نے الفضل میں ماہنامہ ثقافت کا ایک نوٹ بلا تبصرہ درج کیا ہے۔ یہ نوٹ نہایت ضروری ہے۔ ہم اس کی طرف تمام مسلمانوں خاصکر احمدیہ جماعت کے افراد کی توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ آج ہم مسلمانوں میں جو جمود یعنی ترقی معکوس کا دلخراش منظر دیکھتے ہیں۔ تو اسکی سب سے بڑی وجہ مسلمانوں کا اسلامی اصولوں پر عامل نہ ہونا ہے۔ اگر مسلمان خاصکر اہل علم حضرات نظری اور وہمی بحثوں میں ہمہ تن مصروف نہ ہو جاتے اور زیادہ تر عمل پر زور دیتے۔ تو یقیناً آج سے کئی صدیاں پہلے تمام دنیا پر اسلام ہی کا جھنڈا لہرا رہا ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلی دو تین صدیوں میں فقہ اور حدیث کی تدوین کا جو مفید کام مسلمانوں نے سرانجام دیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ مذاہب میں نہیں ملتی۔ اور ہم کو ان نیک اور مخلص بزرگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے یہ کام سرانجام دیا۔ مگر جن لوگوں نے یہ کام سرانجام دیا۔ ان میں اگر کوئی اختلاف کے متعلق گفتگو ہوتی بھی تھی۔ تو عالمانہ سطح پر ہوتی تھی۔ مگر ہوتے ہوتے ان ائمہ کی تقلید میں مختلف مکاتیب معرض وجود میں آگئے۔ تو مسائل کی بحثوں میں مصروف ہو گئے۔ اور بڑھتے بڑھتے اس کی نوبت یہاں تک پہونچی کہ ذرا ذرا اختلاف پر ایک دوسرے پر کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے لگائے جانے لگے۔ اور مکاتیب اور مساجد اور میدان ان بحثوں کے نہ صرف اکھاڑے بن گئے۔ بلکہ باہم جنگ و جدل کے میدان بن گئے اور اکثر ان مباحثوں کی وجہ سے سر پھٹول بلکہ باقاعدہ لڑائی کی طرح پڑ گئی۔

اگر یہ مباحثے علمی اور تحقیقی مسائل تک محدود رہتے تو پھر بھی خیر تھی۔ لیکن ہوا یہ کہ ایسے نظری مسائل پر بحثیں شروع ہو گئیں جن کا نہ تو مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ معاصر ثقافت رقمطراز ہے "آج جبکہ ساری دنیائے انسانیت کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ہولناکیوں کو کیونکر روکا جائے اور خدا دندان اقتدار کی چیرہ دستیوں سے تہذیب و ترقی کے اعلےٰ ورثہ کو کیونکر محفوظ رکھا جائے ہمارے ہاں علماء اور عوام نہایت سنجیدگی سے علم غیب اور بشریت پر بحثیں کر رہے ہیں۔ آج جبکہ تمام بنیادی قدریں تیزی سے بدل رہی ہیں اور اخلاق و عقائد کی دنیا تہ و بالا ہو رہی ہے۔ اور ہمارے علماء اور عوام نہایت نیک نیتی سے اس بحث و پیکار میں مصروف ہیں۔ کہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اسی طرح آج جبکہ انسانی عظمت نے ستاروں پر کمندیں پھینکی ہیں اور چاند تک رسائی حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ ہمارے علماء اور عوام ہنوز اس سوال کے جواب سے عہدہ برآ نہیں ہو پائے کہ اسلام کی حدود کیا ہیں؟ اور کون فرقہ دائرہ اسلام میں داخل ہے۔ اور کون داخل نہیں ہے۔" (ثقافت اکتوبر ۱۹۶۱ء ص ۳)

اس سے نہ ہمارا اور نہ معاصر کا یہ مطلب ہے کہ دین میں علمی تحقیقات نہیں ہونی چاہیئے۔ ہونی چاہیئے اور ضرور ہونی چاہیئے ورنہ اس طرح بھی جمود طاری ہونے کا اندیشہ ہے۔ البتہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا انہی بحثوں میں مصروف ہو جانا اور عملی لحاظ سے بالکل ناکارہ رہ جانا اصل مرض ہے اس کا علاج ضروری ہے۔

لہٰذا اس وقت مسلمانوں کے سامنے یہ نہایت اہم سوال ہے کہ موجودہ الحادی تہذیب کے مقابلہ میں اسلام کو کس طرح پیش کیا جائے۔ کہ انسانیت الحاد کی دستبرد سے اپنا دامن بچا سکے۔ آج جو انسان کے دل میں مذہب کے خلاف طرح طرح کے وساوس خناس نے ڈال دیئے ہیں۔ اس کا جواب مسلمان اسلام کس طرح دے سکتے ہیں اور اس جنگ میں اسلام کو کس طرح فتحیاب کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے ایک ایسی جماعت کھڑی کی ہے۔ جو قرآن و سنت کی روشنی میں اس سوال کا جواب عمل سے دے رہی ہے۔ اور ان بحثوں سے جن کا ذکر معاصر ثقافت نے کیا ہے الگ ہو کر کفر گڑھوں میں گھس کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر رہی ہے۔ اگرچہ مخالفین نے اس کو بھی ایسی ناکارہ بحثوں میں گھسیٹنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ تاہم جماعت میں جو فعالیت کی روح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفا نے خاصکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پھونکی ہے۔ وہ اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ اور جماعت کو اس زہر کے اثر سے محفوظ کرتی ہے۔

جماعت کی فعالیت کے راستہ میں روک پیدا کرنے کے لئے ایسا حملہ باہر سے ہی نہیں ہوا بلکہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگوں نے اس زہر سے جماعت کو اندر سے کھوکھلا کرنے کی بھی سعی لاحاصل کرنے میں دریغ نہیں کیا اور ابھی تک وہ اس سے باز نہیں آئے۔ ان بزرگوں نے بعینہٖ اسی قسم کے بیکار تنازعات چھیڑ رکھے ہیں۔ مثلاً امتی نبی محدث ہوتا ہے یا نبی یا ولی یا کچھ؟ ویسے ہی جیسے کہ علم غیب اور بشریت پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ اگر جماعت کے ساتھ خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو یہ بزرگ جماعت احمدیہ کو بھی اسی جمود کا شکار بنا دیتے جس میں آج مسلمان گرفتار ہے۔

شکریہ احباب و تحریک دعا

— رقم فرمودہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی —

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ؛ جزاکم اللہ تعالےٰ

سب میرے عزیز بہن بھائیوں کو میری جانب سے تحریر ہے۔ جنہوں نے عزیزی محمد عبد اللہ خان رضی اللہ عنہ کی وفات پر فرداً بھی اور جماعتاً بھی تاروں اور خطوط سے پیام تعزیت میرے نام ارسال کئے۔ میری صحت بھی آجکل ٹھیک نہیں اور بعض ناگزیر وجوہ سے میں چونکہ الگ الگ خط لکھ نہیں سکی۔ تو ایک کو ایک پر ترجیح بھی نہیں دی۔ یہی پیام ممنونیت میری جانب سے سبھی کافی سمجھیں؛

احمدی بہنوں بھائیوں کے مخلصانہ محبتانہ جذبات غم کے ایام میں بھی ایک خوشی اور بعد شکر الٰہی کی ہر دل میں دوڑا دیتے ہیں۔ کروڑوں اَن گنت درود و سلام اس ہمارے محبوب و محسن آقا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے سچے عاشق غلام مسیح موعود علیہ السلام پر تا ابد ہر لحظہ زیادہ ہی زیادہ ہوتے چلے جائیں جن کے صدقہ میں یہ محبت یہ دلی ہمدردیاں ہم کو میسر آسکیں۔ ورنہ ہم کہاں اس قابل۔ سوچتی ہوں کہ ع "اگر ہر موئے من گردد زبانے" جب بھی اللہ تعالےٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرنے سے بالکل قاصر ہوں۔

یہ دنیا فانی ہے سب نے جانا ہے یہی ہوتا آیا ہے اور یہی ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔ مگر تقاضائے بشریت ہے کہ اس عارضی جدائی کا بھی صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ عزیزی عبد اللہ خان سیدھے سادے انسان تھے۔ مگر سچے مسلمان تھے۔ ان کا ایمان و اخلاص اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اس میں کسی وقت کسی حال میں کمزوری نہیں آتی دیکھی۔ ہم لوگ بچپن میں اکٹھے پڑھے بھی اکٹھے کھیلے کودے۔ ۱۹۰۸ء اور ۱۹۱۷ء کا وقفہ آیا۔ پھر مارچ ۱۹۱۷ء میں اکٹھے ہو گئے۔ عمریں کم تھیں بالکل بہن بھائیوں کی طرح رہے۔ ایک ایک وقت آنکھوں میں پھر رہا ہے ایک ایک بات کانوں میں گونجتی ہے۔ ان کی وفات نے عبد الرحمٰن خان مرحوم کی بھی یاد میرے دل میں تازہ کر دی۔ غرض بہت اچھا زمانہ ہم نے گزارا۔

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد میرے میاں (نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ) کے دل میں تحریک ہوئی کہ عبد اللہ خان کو دین سے لگاؤ ہے۔ میں ان کے لئے ہی عزیزہ امۃ الحفیظ کے رشتہ کی تحریک کروں۔ یہ خیال تو ان کے دل میں مدت سے تھا۔ مگر اپنے لڑکوں کا طریق دینی احمدیت کے متعلق دیکھ کر انتخاب کرنا چاہتے تھے۔ خیر مجھ سے ذکر کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تحریک ہو کر یہ رشتہ طے پایا اور یہ سہرا عبد اللہ خان مرحوم کے سر بندھا۔ یہ شرف اس کے مقدر میں تھا جو بظاہر بہت سادہ اور کچھ زیادہ ذہین بھی نہ تھا۔ یہ مرحوم کی احمدیت میں پختگی تھی جس کو ان کے باپ کی نظر نے بھانپ لیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے نوازا الحمد للہ۔ پھر خدا تعالےٰ نے صاحب اولاد بھی کیا۔ ایک خواب جو شائع میں ملک صلاح الدین صاحب کو لکھ کر دے بھی چکی ہوں۔ میرے میاں (نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ) نے اپنی اوائل عمر اور شروع بیعت کے ایام میں دیکھا تھا جس کا اکثر مجھ سے ذکر کیا کہ "میں نے دیکھا میرے مکان شیروانی کوٹ والے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور گود میں دونوں ہاتھوں میں تھامے پودے ہیں۔ جن کو حضرت اقدس اپنے ہاتھ سے میرے باغیچہ میں لگا رہے ہیں۔ جب ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفہ اول مالیر کوٹلہ تشریف لائے تو میں نے یہ خواب ان کو سنایا۔ آپ نے سنکر فرمایا کہ اس کی تو یہ تعبیر ہے کہ "لگانے والے کی نسل جس کے گھر میں پودے لگائے ہیں اس کے گھر سے چلے گی۔

اس زمانہ میں یہ کس قدر خلاف قیاس بات معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر آج ہم تین بہن بھائیوں کے رشتے جو ہوئے (یعنی ہم دونوں بہنیں دونوں باپ بیٹوں کے نکاح میں آئیں۔ اور حضرت چھوٹے بھائی صاحب کی شادی ان کی بڑی لڑکی بوزینب بیگم سے ہوئی) اس کے ثمر ہماری اولادیں در اولادیں ملا کر اس وقت تہتر ۷۳ نفوس ہیں۔ جو نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشترکہ نسل ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

میرے میاں مرحوم کو خدا تعالےٰ نے ذرہ نوازی سے جو بشارت دی تھی پوری ہوئی سب احباب جماعت سے التجا ہے کہ ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ عاشق ذات باری ہوں خادم دین ہوں۔ صادق ہوں صادقوں کے ساتھ رہیں فتنوں سے دور رہیں۔ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں۔ دینی و دنیوی حسنات۔ برکات اعلےٰ درجہ کے پائیں۔ نیک نمونے بنیں انعمت علیھم کے مصداق ہوں اور انعمت علیھم کے مصداق مبارک خادم دین پاک نسلیں ان سے تا قیامت چلیں۔ آمین ثم آمین

فقط مبارکہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قومی ترقی کے لئے دوسری ضروری چیز وہ قوتِ ارادی ہے

جو ایمان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے

خدا تعالےٰ کی دی ہوئی قوتِ ارادی اور انسان کی قوتِ ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے

فرمودہ ۶ جون سنہ ۱۹۴۷ بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

لیکن

آج سے چودہ سو سال پہلے

خدا تعالےٰ کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ سے خبر پاکر فرماتے ہیں کہ آج سے تیرہ سو سال کے بعد ایک انسان پیدا ہوگا جو میرا مثیل ہوگا اور وہ میرے لائے ہوئے مشن کو دوبارہ دنیا میں قائم کردے گا اور میری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا وہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام پہنچائے گا اور ساری دنیا میں کیا شمال اور کیا جنوب کیا مشرق اور کیا مغرب خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرے گا جس انسان کے متعلق پیشگوئی کی جارہی ہے نہ اس کا باپ اس وقت موجود ہے نہ اس کے باپ کا باپ موجود ہے نہ اس کے دادا کا باپ موجود ہے نہ اس کے دادا کا دادا موجود ہے اور نہ اس کے دادا کا پردادا موجود ہے مگر اس کی ساری نشانیاں بتائی جاتی ہیں کہ

وہ فلاں علاقہ میں آئے گا

فلاں سنہ میں آئے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ فلاں خاندان میں آئے گا۔ پھر یہ پیشگوئی کرنے والے اور جس کے متعلق پیشگوئی کی جارہی ہے دونو کے زمانوں میں سینکڑوں سالوں کا فاصلہ ہے پیشگوئی کرنے والے کی زبان اور ہے اور جس کے متعلق پیشگوئی کی جارہی ہے اس کی زبان اور ہے پیشگوئی کرنے والے کی قوم اور ہے اور اس کی قوم اور پیشگوئی کرنے والے کا ملک اور ہے اور اس کا ملک اور پیشگوئی کرنے والے کا خاندان اور ہے اور اس کا خاندان اور۔ پیشگوئی ہو جاتی ہے مگر پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی بھی آثار نہیں ہیں ایک قوم چین کے ملک سے اٹھتی ہے اور اس کے افراد کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ

ہم تمام دنیا پر پھیل جائیں

وہ لوگ خدا کے منکر ہیں اور انبیاء کے منکر ہیں اور وہ سفید بھیڑیئے کی پرستش کرتے ہیں (وہ لوگ جنگلوں میں رہتے تھے اور ان کے بچوں کو بھیڑیئے اٹھا کر لے جاتے تھے اس لئے وہ ان کو بہت زیادہ طاقتور سمجھ کر ان کی پرستش کرتے تھے) مگر ان کے اندر بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دندناتے ہوئے اپنے ملک سے نکل کھڑے ہوتے ہیں وہ لوٹ اور تباہی مچاتے ہوئے ایک طرف یورپ تک پہنچ جاتے ہیں اور دوسری طرف بغداد تک۔ بغداد کے گردو پیش وہ اتنی تباہی مچاتے ہیں کہ اٹھارہ لاکھ انسانوں کو تہ تیغ کر دیتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اس قوم میں سے ایک شخص ہوگا جو میرا مثیل ہوگا جو اسلام کے ایک دفعہ کمزور ہو جانے کے بعد دوبارہ اس کو دنیا میں قائم کرے گا۔ جو

توحید کا علمبردار ہوگا

اور دنیا کے کونے کونے اور گوشے گوشے میں خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرے گا اور میرے لائے ہوئے مشن کو دوبارہ قائم کر دے گا۔ پھر وہ قوم جو چین سے اٹھی تھی بغداد میں بادشاہ ہو جاتی ہے اور مسلمانوں پر چالیس پچاس سال تک جابرانہ حکومت کرتی ہے اس وقت وہ قوم خدا سے ناآشنا ہے مذہب سے نابلد ہے اور اخلاق سے بے بہرہ ہے مگر آخر وہ قوم اسلام قبول کرتی ہے مگر دنیوی طور پر۔ اسی قوم سے ایک بادشاہ تیمور نامی اٹھتا ہے اور دنیا میں تباہی اور خونریزی مچا دیتا ہے۔

وہ آندھی کی طرح اٹھتا ہے

اور بگولے کی طرح ملکوں کے ملک اپنے ظلم و ستم کی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور پھر فتح و ظفر کے پرچم اڑاتا ہوا تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے اور ہندوستان میں پہنچ جاتا ہے مگر اس وقت تک بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی نشانات ظاہر نہیں ہوتے پھر اسی خاندان کا ایک حصہ قادیان میں آکر رہائش پذیر ہوتا ہے جو دنیوی لحاظ سے بے شک وجاہت رکھتا ہے لیکن دینی لحاظ سے نہیں اور وہ خاندان ایسا ہی ہے جیسے عوام شرفا ہوتے ہیں پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت نزدیک ہے لیکن اس کے پورا ہونے کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے۔ اس دوران میں قادیان میں ایک شخص غلام مرتضےٰ کے گھر اولاد ہوتی ہے اور

وہ اپنی اولاد پر زور دیتا ہے

کہ وہ دین کی طرف نہ جائے بلکہ دنیا کمائے بلکہ وہ اپنے ایک بیٹے کا تو لوگوں کے سامنے شکوہ بھی کرتا ہے کہ یہ تو ملاں بن گیا ہے اور اس کو روزی کمانے کی ذرا بھی فکر نہیں اب عین وہ موقعہ آجاتا ہے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی نے پورا ہونا ہے لیکن ابھی تک کوئی آثار اس کے پورا ہونے کے نہیں پائے جاتے ایک لڑکا ایسے گھر میں پرورش پا رہا ہے جس میں دنیا داری ہی دنیا داری ہے باپ اس کشمکش میں پڑا ہے کہ اس کے بیٹے نوکریاں کریں اور دنیا کمائیں لیکن اسی گھر میں ایک شخص کو یکلخت آواز آتی ہے کہ

تو ہی وہ آدمی ہے

جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی تو ہی وہ موعود مسیح ہے جس کی خبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو ہی وہ مہدی ہے جس کے ذریعہ دنیا کی ہدایت مقدر ہے۔ تو ہی وہ فارسی النسل ہے جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ اگر دین اسلام ثریا تک بھی پہنچ جائے گا تو وہ واپس لے آئیگا تو ہی وہ موعود اقوام عالم ہے جس کے متعلق ہر نبی نے خبر دی تھی۔ اللہ اور توحید کا علم بلند کر۔

اب دیکھو

ان دونوں باتوں میں کتنا فرق ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا بہر حال کی جاوے

"دعا بڑی چیز ہے۔ افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے۔ ضرور قبول ہو جانی چاہیئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو۔ تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمتِ الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑیگی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگادے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ مسز اینی بسنٹ اس لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلاتی۔ اس کے اتالیق مقرر کرتی ہے۔ اس پر نگران رکھتی ہے اور اس پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتی ہے اور کہتی ہے یہ دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اور اس کے لئے خاص علمی ماحول پیدا کرتی ہے۔ مگر جب وہ بڑا ہوتا ہے تو وہ سرے سے خدا کا ہی انکار کر دیتا ہے دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عربوں سے باہر غیر قوم میں سے خدا تعالےٰ ایک شخص کو دین کی تجدید اور اس کے احیاء کے لئے چنے گا اور دین اور ایمان خواہ آسمان پر اڑ جائے وہ آسمان پر پہنچے گا۔ اور پھر اس کو لا کر دنیا میں قائم کر دے گا۔ آپ اس خاندان کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہیں جو اس وقت مسلمان ہی نہیں اور وہ خدا اور مذہب کا بھی منکر ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ خاندان مسلمان ہوتا ہے مگر

دنیوی فوائد کے پیش نظر

اور متواتر تیرہ سو سال تک اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے مگر عین اس وقت جب پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آتا ہے ایک کوردیہہ میں ایک چھوٹی سی غیر معروف بستی میں ایک ایسی بستی میں جس کو دس پندرہ میل دور کے لوگ بھی نہیں جانتے ایک ایسے خاندان میں جس کی حیثیت کمزور ہو چکی تھی ایک شخص کو خدا تعالےٰ چنتا ہے اور کہتا ہے اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اٹھ اور کھڑا ہو جا اور اپنا کام شروع کر دے۔ اب دیکھو کجا یہ کہ ایک شخص کی نگرانی کرنا، اس کو تعلیم دلانا اور اس پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دینا مگر بالآخر اس کا خدا سے منکر ہو جانا اور کجا یہ کہ مخالف حالات کی موجودگی میں ایک رات خدا تعالےٰ ایک شخص کو پکڑتا ہے اور فرماتا ہے اٹھ اور کہ

تو ہی وہ موعود ہے

جس کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی۔ پس انسانی مقصد خدائی مقصد کے سامنے بالکل ہیچ ہوتا ہے۔ انسانوں کے مقاصد بدل جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے مقاصد نہیں بدلتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے لوگ سب کے سب یکساں نہیں ہوتے بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر جہت سے ہر قول اور ہر فعل سے خدانما، رسول نما اور حقائق نما ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا، رسول اور حقائق میں بالکل محو ہو جاتے ہیں اور ان کا قدم صرف ایک ہی طرف اٹھتا ہے لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دلائل کے ساتھ سچائی کو مان جاتے ہیں۔ حالانکہ سچ کا ماننا اور چیز ہے اور سچ کا جذب ہو جانا اور چیز ہے۔ مومن کے اندر سچ جذب ہو جاتا ہے اور

غیر مومن کی مثال

ایسی ہی ہوتی ہے کہ سچ اس پر سے ایسے گذر جاتا ہے جیسے ہندو سخت سردی میں غسل کیا کرتے ہیں۔ ہم نے خود کئی بار ہندوؤں کو غسل کرتے دیکھا ہے کہ وہ گڑوی سے اپنے اوپر پانی ڈالتے ہیں اور خود کود کر آگے ہو جاتے ہیں اور پانی پیچھے جا گرتا ہے۔ دو چار چھینٹے ان کے بدن پر پانی کے پڑ گئے اور ان کا غسل ہو گیا۔

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی ہندو سردی کے ایام میں دریا پر کانپتا اور ٹھٹھرتا ہوا جا رہا تھا۔ ایک طرف تو اس کو غسل کی خواہش تھی اور دوسری طرف وہ سردی سے بھی ڈر رہا تھا۔ رستہ میں اس کو ایک اور پنڈت ملا جو دریا پر سے نہا کر واپس آ رہا تھا۔ اس نے پنڈت جی سے پوچھا سنایئے کیسے نہائے۔ اس نے کہا کیا بتاؤں سخت سردی تھی اور پانی برف سے بھی ٹھنڈا تھا۔ اس لئے میں نے یہ کیا کہ ایک کنکر اٹھا کر دریا میں پھینکا اور کہا

تورا شنان سو مورا شنان

اس نے سن کر کہا اچھا یہ بات ہے تو تورا شنان سو مورا شنان یہ کہہ کر وہ اس کے ساتھ ہی واپس لوٹ آیا۔ اب دیکھو ایک تو دریا پر گیا بھی تھا اور کنکر پھینک کر واپس آگیا۔ مگر دوسرے نے وہیں کہہ دیا کہ تورا شنان سو مورا شنان۔ پس یہ انسانی فطرت ہوتی ہے کہ بعض لوگ سچائی کو اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا نسیم احمد عمر ۱۴ سال متعلم جماعت ہفتم چند یوم سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھے تو وہ فوراً گھر چلا آئے۔ اس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

(اللہ بخش غلہ منڈی۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ترکِ رضائے خویش......!!!

وقف کی قربانی اس امر کو چاہتی ہے کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر ایک اعلیٰ مقام کو چھوڑ کر بظاہر ادنیٰ کو قبول کیا جائے۔

ٹھوس دینی علم رکھنے والے مخلصین وقف جدید میں اپنے نام پیش فرما کر اپنے آسمانی آقا کی رضا حاصل کریں!!!

"بکوشید اے جوانان.........!"

(ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ)

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر کرنل محمد عطاء اللہ صاحب کی خوشدامن محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم آف سیالکوٹ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ ۱۱½ بجے دن بعمر ۶۳ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں عبدالعزیز صاحب آف سیالکوٹ کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ اسی روز شام کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مہمان خانہ کے سامنے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھوائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے خاص دور تک جنازے کو کندھا دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ رات حسب وصیت ان کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی رمضان علی صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اعلان انقطاع ازدواجی تعلقات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ میرے اور میری زوجہ بشریٰ ربانی صاحبہ کے ازدواجی تعلقات تراضی فریقین سے منقطع ہو چکے ہیں مجھے ان کی ذاتی شرافت کے متعلق کوئی شکایت نہیں۔ مگر چونکہ انہیں دینی معاملات میں دلچسپی نہیں اور وہ علیحدگی کی خواہشمند ہیں اس لئے ان کی خواہش پر میں نے اپنا ازدواجی رشتہ ان کے ساتھ منقطع کر دیا ہے۔ ان کا حق مہر پہلے ادا ہو چکا ہے۔ اب میں نے ان کے آئندہ گذارے کا بھی مناسب انتظام کر دیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ قرآنی ارشاد یغن اللہ کلاً من سعتہ کے مطابق اللہ تعالےٰ انہیں اور مجھے برکت اور سکون کی زندگی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار ظفر اللہ خان۔ نیویارک ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء

خوشی کی تقاریب

آپ کی خوشی کی تقاریب میں اخبار الفضل کا بھی ایک حصہ ہے۔ آپ کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر اس حصہ کو آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اقبال بیگم ابھی تک کھوکھر یا نوالہ ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین (محمد امین خاں)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی یاد میں

از مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لاہور

حضرت نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کے صدمہ کو وسیع طور پر انفرادی اور جماعتی سطح پر محسوس کیا گیا ہے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ، و تعلق باللہ اور ہر شعبۂ زیست میں متقیانہ خصائل ایسے امور ہیں کہ جن کی بناء پر بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ ایسے انسان جہان فاضر میں بہت کم ہو سکتے ہیں۔ مجھے بحیثیت وکیل ان کی خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی لحاظ سے حضرت نواب صاحب کے محاسن و اخلاق کے بعض پہلو ایسے ہیں کہ جن کا مطالعہ کرنے کا موقعہ غالباً خاکسار سے زیادہ کسی کو نہیں ملا ہوگا۔

۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطلع شموس طالعہ نے احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران افراد جماعت احمدیہ لاہور خصوصاً بعض نوجوانوں کے متعلق ایسے مصیبت کے وقت میں بے اعتنائی کا رویہ اختیار کرنے کا ذکر فرمایا۔ میں ان دنوں لاء کالج میں متعلم تھا۔ مگر تعطیلات گرما کے باعث صرف ۱۸ روز پیشتر ایک فوجی افسر کی نوازش سے آرڈننس ڈپو لاہور چھاؤنی میں بطور سینئر کلرک دو ماہ کے لئے عارضی طور پر ملازم ہوا تھا۔ حضور پُرنور کی مقدس زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی دل میں ارادہ کر لیا کہ جمعہ کی نماز کے فوراً بعد اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کر دوں گا۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہوتے ہی متعلقہ دفتر میں استعفیٰ لکھ کر بھیجدیا اور جودھامل بلڈنگ پہونچکر دفتر متعلقہ میں حضرت نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان دنوں ناظر اعلیٰ تھے۔ آپ کے مشفقانہ استفسار پر خاکسار نے اپنے کوائف اور ارادہ کا اظہار کیا تو بہت خوش ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بھئی مولوی . . . . صاحب ناظر الخلاء کی طرف سے ایک کارکن کے لئے شدید مطالبہ ہو رہا تھا۔ ایک آدمی کو میرے ساتھ بھیجا جس نے دفتر کے کمرہ سے نکلتے ہی مذاقاً کہا کہ آپ کی ڈیوٹی تو "بیت الخلاء" میں لگی ہے۔ وہ ایام اور وقت ایسا تھا کہ میں ایسے مذاق سے محظوظ ہونے کے موڈ میں نہ تھا۔ پیش ہونے پر ناظر صاحب الخلاء نے مجھے فرمایا کہ دو تین جوہڑے لیکر سیمنٹ بلڈنگ کو صاف کرا دو اور جوہڑوں کے لئے غالباً دو تین روپے بھی دئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو ہر منزل ہر کمرہ، سیڑھیاں غرض ہر جگہ کو مہاجرین نے واقعی بیت الخلاء بنا رکھا تھا۔ اور خوفناک تعفن پیدا ہو چکا تھا۔ خاکسار اور دونوں خاکروبوں نے مل کر دو اڑھائی گھنٹے میں صفائی کی اور پھر دفتر آکر رپورٹ پیش کی۔ عین اس وقت اتفاقاً محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب (جج ہائیکورٹ لاہور) تشریف لے آئے۔ اور مجھے دیکھ دیکھ کر مذاقاً کہا کہ "سناؤ بھئی! عصائے سلسلہ کا وکیل، تمہارا کیا حال ہے۔ یہ سنتے ہی مولوی صاحب حیران سے ہو گئے اور مجھے دفتر نظارت علیا میں واپس کر دیا۔ حضرت نواب صاحب کو میں نے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ خوب ہنسے مگر ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے سخت فکر اور غم لگا ہوا تھا کہ سیمنٹ بلڈنگ میں غلاظت کے باعث بچے اور عورتیں کسی بیماری کا شکار نہ ہو جائیں اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ اس وقت آپ کا دلربا تبسم اور جذبات اتقا کا اختلاط عجیب قسم کا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کے دل و دماغ پر جہاں داغ ہجرت کا جانگداز احساس مستولی ہے۔ وہاں خدا کے مامور رسول کی تخت گاہ اور راحت بھرے نشیمن سے دستِ قدرت کے اڑائے ہوئے طیور کی آسائش و آرام اور بہبودی کا جذبہ بھی موجزن ہے۔ حضرت نواب صاحب ان دنوں انضباط اوقات کو دفتر میں بالکل ملحوظ نہ رکھتے تھے بلکہ ایک لحاظ سے چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے کیونکہ سارا دن مختلف دفتروں میں مختلف امور کے متعلق سرکاری حکام یا دیگر لوگوں سے ملاقاتیں کرنا پڑتی تھیں اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ابھی آکر بیٹھے ہیں کہ ایک فون آگیا۔ جس کو سنتے ہی پھر چلے گئے یا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کسی ہنگامی کام کے لئے بلوا بھیجا اس طرح عشاء کے وقت تک تو میں نے عموماً آپ کو کام کرتے دیکھا۔ آپ کی طبیعت میں عجیب قسم کا سکون، تحمل، بردباری کیفیتِ اتقا، حسنِ صورت و سیرت، جذبۂ اخوت و ہمدردی اور مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی میں انتھک سعی اور استغراق پایا جاتا تھا۔ اس جگہ ایک امر کا ذکر کرنے کو دل تو نہیں چاہتا کیونکہ تصور کرنے پر صدمہ سا محسوس ہوتا ہے۔ مگر باعتبار سیاق و سباق ذکر کرنا لازمی ہے بعض دفعہ بعض احباب کی طرف سے اعراض و اعتراض، قلتِ تعاون اور بے رخی کا نمونہ محسوس اور معلوم ہونے کے باوجود حضرت نواب صاحب کے حسنِ عمل اور حسنِ اخلاق میں فرق نہیں آتا تھا۔ ایسے افراد سے پھر بھی برادرانہ انداز اور تلطف سے پیش آتے تھے۔

غالباً دو تین دن اپنے دفتر میں رکھنے کے بعد حضرت نواب صاحب نے مجھے ایک اور نواب صاحب کی خدمت میں بطور معاون ناظر بھیج دیا یہ حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم تھے جو ان دنوں ناظر دعوت و تبلیغ تھے اس سے پہلے ان سے تعارف نہ تھا۔ حسنِ اتفاق سے دونوں نواب صاحبان کا حسنِ انتخاب عمل میں آیا تھا۔ عمر کے لحاظ سے ایک جوان اور دوسرے ضعیف العمر مگر جنونِ مومنانہ، فعالیت جذبۂ ایثار اور انتھک عملی زندگی کے اعتبار سے دونوں میں فرق قائم کرنا مشکل تھا۔ حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سارا سارا دن اپنی رفاقت شعار شیور لیٹ کار میں مختلف النوع جماعتی امور کی تکمیل کے سلسلہ میں متعلقہ دفاتر اور محکمہ جات میں افسرانِ مجاز سے ملاقاتیں کرتے تھے اور خاکسار کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے اور ساتھ ساتھ مختلف امور نوٹ کرائے جاتے آپ للّٰہیت اور حسنِ اخلاق اور عشقِ احمدیت کا نمونہ تھے۔

تعطیلات کے اختتام پر اور فسادات کی حالت اچھی ہونے پر لاء کالج میں پڑھائی شروع ہو گئی تو اس خیال سے کہ کام کی شدت اور وسعت بھی کم ہو چکی تھی میں نے حضرت نواب صاحب سے مناسب الفاظ میں ذکر کیا تو آپ نے محبت بھرے دعائیہ الفاظ سے رخصت کی۔ باقی

نقد و نظر

ماہنامہ "الفرقان" "حضرت میر محمد اسحٰق نمبر"

اس شمارہ میں ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں کے شمارے جمع کر کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کوائف پر مختلف دوستوں کے مختلف نقاط نظر سے لکھے ہوئے مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو پڑھنے سے احباب حضرت میر صاحب کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آشنا ہو سکتے ہیں۔ شروع میں حضرت میر صاحب کی شبیہ بھی آویزاں کی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ کے چند خطوط کا چربہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس سے آپ کی طرز نگارش خلوص دلی اور منکسر المزاجی کے نقوش دل پر ثبت ہو جاتے ہیں۔ چند عنوانات ذیل میں دئے جاتے ہیں۔ (۱) حضرت میر صاحب کا بے مثال جذبہ مہمان نوازی (۲) حضرت میر صاحب مرحوم کی زندگی کا ایک ورق (۳) حضرت میر صاحب کے مختصر حالات زندگی (۴) حضرت میر صاحب کے محاسن کا تذکرہ (۵) حضرت میر صاحب کی خود نوشت سوانح عمری وغیرہ تمام مضامین قابل دید ہیں۔

ادارہ "الفرقان" نے یہ خاص نمبر نکال کر ایک واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس نمبر میں گو مختصراً حضرت میر صاحب کے حالات بڑی خوبی سے جمع ہو گئے ہیں۔ جس کے لئے ہم ادارہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چاہیئے کہ احباب جو حضرت میر صاحب کے حالات پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ الفرقان کا یہ نمبر ضرور خرید لیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علمائے سلسلہ میں میر صاحب کا خاص مقام ہے اور کوئی احمدی ان کے حالات سے بے خبر نہیں ہونا چاہیئے۔ بہت سے سبق ہیں جو ہم جیسے ہیچمدان ان کی زندگی سے سیکھ سکتے ہیں۔ یہ نمبر الفرقان کے دفتر ربوہ سے طلب فرمائیں۔ قیمت ایک روپیہ پچاس نئے پیسے ہے۔ جو خوبیوں کے لحاظ سے زیادہ نہیں۔

فلاح پانیوالوں کی ایک صفت

قرآن پاک میں فلاح پانیوالے مومنوں کی جہاں دیگر صفات کا ذکر ہے وہاں یہ صفت بھی بیان ہوئی ہے:- والذین للزکوٰۃ فٰعلون۔

یعنی وہ لوگ (جو مومن ہیں) زکوٰۃ بھی ادا کرنے والے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے۔ جسے نظر انداز کرنا گویا اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے صاحب نصاب احباب جن کو ابھی تک اس مسئلہ کا علم نہیں۔ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے اور ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

انصار اللہ کے اعلانات

ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے پاکیزہ ماحول میں تین دن

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۷-۲۸-۲۹؍ اکتوبر کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ بزرگانِ سلسلہ کی صحبت میں اور ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے روحانی ماحول میں آپ بھی تین دن گذارنے اور مرکز سلسلہ کے برکات سے متمتع ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اطاعت

اللہ تعالیٰ کا فرمان اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے جس کے بغیر کوئی جماعتی نظام چل نہیں سکتا۔ سرکشی انتشار کو چاہتی ہے۔ اور اطاعت سے اتفاق، موانست، محبت، وابستگی اور تعاون کو جنم ملتا ہے ہماری روزانہ کی پانچ وقتہ نمازوں میں امام کے ساتھ حرکات و سکنات میں متابعت و مطابقت اطاعت کی عملی مشق ہے۔ یہی نظم و ضبط اور کامیابی کی کلید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اسی میں ہے کہ مومن اپنے اندر اطاعت کے جذبات پیدا کر کے جماعتی زنجیر میں مضبوط کڑی کا کام دے۔

انصار بھائی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت اپنے حلقہ اثر میں خلافت سے وابستگی جماعتی نظام کے احترام اور اطاعت کی روح کو زبانی پندو نصائح سے بھی اور خطبات میں پیدا کرنا اپنا اہم فرض قرار دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

حقہ نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"حدیث میں آیا ہے من حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے اسی طرح پر یہ پان، حقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آ جاتے ہیں۔ اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ، چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو۔ کسی ایسی جگہ ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔" (فتویٰ ۱۰-۶-۱۹۰۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پردہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"پردہ کے یہ معنے نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو۔ وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں۔ ہاں گھروں کے قہقہے سننے منع ہیں۔ لیکن اگر دوسروں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے۔ مثلاً اگر ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں۔" (خطبہ ۶-۶-۵۸)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نماز باجماعت

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر وقف جدید کی ڈاک

جیسا کہ پہلے بھی شائع کیا جا چکا ہے۔ دفتری ڈاک ناظم صاحب مال یا ناظم صاحب ارشاد وقفِ جدید کے ایڈریس پر ارسال فرمایا کریں۔ کسی افسر کے نام پر ڈاک روانہ نہ کی جائے۔ اس طرح پر ڈاک ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔ افسر کی مرکز سے غیر حاضری یا رخصت وغیرہ کی وجہ سے ڈاک دیر سے پہنچتی ہے اور ضروری چٹھیوں کی تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ احباب آئندہ سے احتیاط فرمائیں گے۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا:- میرا بیٹا عبدالرحمٰن بخار میں دو ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسماعیل انصاری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عمبر ضلع میرپور)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

ہمارا اکیسواں سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات مجالس کو ماہ اگست کے شروع میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ ان میں سے بعض ہدایات کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے اس سلسلہ میں بعض اطلاعات بروقت آ جانی ضروری ہیں۔

یہ امر اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ ہمارا یہ اجتماع تربیتی اجتماع ہے۔ اس اجتماع میں تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔ اسلام کی ترقی کی کوشش کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور ان کے کام آنے کے لئے اور ان مقاصد کو پورا کرنے کیلئے نماز تہجد اور دوسری نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ شوریٰ میں مفاد عامہ کے مسائل پر تبادلہ خیالات کر کے اہم فیصلہ جات کئے جاتے ہیں۔ قرآن و حدیث پڑھانے اور پڑھنے کے مقابلے ہوتے ہیں۔ الغرض یہ اجتماع اپنے اندر بہت سی برکات رکھتا ہے۔ اور اس سے تبھی مناسب فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام شامل ہوں۔ اور یہاں رہ کر اپنے آپ کو ملک و قوم کی خدمت کے لئے تیار کریں۔

مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں مرکز کو ضروری اطلاعات مطلوب ہیں۔ ممنون ہوگا۔ اگر قائدین مجالس مقررہ وقت کے اندر اندر علیحدہ علیحدہ کاغذ پر اطلاع بھجوا دیں۔

چندہ سالانہ اجتماع

اجتماع کے اخراجات شروع ہو چکے ہیں۔ اور ان کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جملہ قائدین مجالس مقررہ شرح کے مطابق چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے وصول کر کے ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ تا کام سہولت سے جاری رکھ سکیں۔

بجٹ

بجٹ تشخیص آمد خدام و اطفال جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ یہ پندرہ اگست تک پُر ہو کر مرکز میں آ جانے چاہیئے تھے۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ چونکہ مرکز نے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ تیار کر کے کافی وقت پہلے مجلس کو بھجوانا ہوتا ہے۔ اس لئے مجالس کی طرف سے یہ بجٹ فارم فوری طور پر اب مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ تا ان سے آمد کا اندازہ کر کے خرچ کا بجٹ تیار کیا جا سکے۔

انتخاب نمائندگان

شوریٰ خدام الاحمدیہ میں مجالس کی شمولیت ان کے نمائندگان کے ذریعہ ہوتی ہے ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ قائد یا زعیم مقامی اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا ممبر ہوگا۔ نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا ضروری ہے۔ اور مرکز میں اطلاع دیتے وقت اس امر کی تصریح ہونی چاہیئے کہ فلاں تاریخ کو مجلس عاملہ مقامی نے حسب ذیل نمائندگان کا انتخاب کیا ہے اور کہ اس مجلس کے اراکین کی کل تعداد اتنی ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر آتے ہوئے نمائندگان قائد یا زعیم مقامی کی تعارفی چٹھی ضرور ہمراہ لائیں۔ تا ٹکٹ جاری کرنے میں سہولت ہو۔

ورزشی مقابلے

چونکہ ہمارا یہ اجتماع علمی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ اسلئے اس میں ورزشی مقابلے بہت کم رکھے جاتے ہیں۔ تاہم تفریح کے لئے مندرجہ ذیل کھیلوں میں سے حسب گنجائش وقت چند ایک مقابلے کرائے جائیں گے۔

فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ رسہ کشی۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۰۰ گز۔ ۴۰۰ گز کی دوڑیں۔ ڈسکس پھینکنا۔ وزن اٹھانا۔ جیولین تھرو ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام ان کے لئے تیاری کریں۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ سب مقابلے کرائے جائیں۔

ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کی فہرست ۱۵؍ اکتوبر ۶۱ء تک مرکز میں بھجوا دینی ضروری ہے۔

علمی مقابلے

حفظ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب سلسلہ اور عام دینی معلومات کے مقابلوں کے علاوہ تقریری اور تحریری مقابلے بھی ہوں گے۔ جن میں متعلقہ کتب اور ضروری نوٹس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۲- میرے ایک عزیز دوست ملک محمود احمد اظہر کی طبیعت کچھ خراب رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار:- سجاد حمید شیخ

(بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ ــــ لاہور)

جماعت احمدیہ چک منگلہ کا پانچواں کامیاب سالانہ جلسہ

خدا کے فضل و کرم سے امسال بھی حسب معمول جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ مورخہ سات آٹھ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو مسجد احمدیہ چک منگلہ میں منعقد ہوا جلسہ مورخہ سات اکتوبر بعد نماز ظہر ڈیڑھ دو بجے شروع ہو کر آٹھ اکتوبر بروز اتوار دس بجے رات اختتام پذیر ہوا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب ۶ اکتوبر کو ہی آنے شروع ہو گئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ڈیڑھ ہزار احباب نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ ضلع شیخوپورہ۔ جھنگ۔ سرگودھا۔ لائلپور بلکہ کراچی کے بھی بعض دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ کھانے کا انتظام جماعت کے ذمہ تھا جلسہ گاہ سائبانوں۔ قناتوں سے مزین تھا مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

پہلا اجلاس

سات اکتوبر۔ بعد دوپہر ۲½ بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج مقامی تبلیغ نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور حاضرین کرام سے درخواست کی کہ جلسہ کے روحانی فوائد سے پوری طرح مستفیض ہونے کی کوشش فرمادیں۔ آپ کی صدارتی تقریر کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے صداقت مسیح پر تقریر فرمائی۔

ازاں بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی۔ اور اجلاس ہذا ساڑھے پانچ بجے شام ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

رات کو آٹھ بجے زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک گھنٹہ تک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد واضح کیا۔

آپ کی اثر انگیز تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ممالک بیرون میں مبلغین سلسلہ احمدیہ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں لوگوں کے قبول اسلام، سکولوں کالجوں، مشن ہاؤسز، اخبارات اور مساجد کے قیام کی دلکش سلائیڈز اور تصاویر پیش کیں۔ بارہ بجے رات اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس

۸/۱۰/۶۱ بروز اتوار زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا صبح ۸½ بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی متعلم جامعہ احمدیہ نے (چین میں انبیاء) کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر بڑے دلنشین پیرایہ میں واضح فرمائی بعد ازیں مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلا نے خلافت علی منہاج النبوۃ پر تقریر فرمائی اس کے بعد مولانا محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ضرورت زمانہ اور اشاعت اسلام کے تقاضوں پر تقریر فرمائی۔

ازاں بعد صاحب صدر نے تحریک جدید کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر فرمائی اور اجلاس ہذا ۱۲ بجے دوپہر ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس

۲½ بجے بعد جمع نماز ظہر و عصر مولانا احمد خاں صاحب نسیم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے لیکچر دیا اور آپ کی تقریر کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اجلاس ہذا چار بجے شام ختم ہوا۔

پانچواں اجلاس

آٹھ بجے شام زیر صدارت مکرم میر رفیع احمد صاحب افسر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تربیتی تقریر فرمائی اور جماعت احمدیہ کے مبلغین کے کارنامے بیان فرمائے اور آخر میں اہل ربوہ کی طرف سے بطور نمائندہ چک منگلہ کے احباب کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بابرکت کرے اور منتظمین جلسہ اور سامعین کو اس کے نیک ثمرات سے مستفیض فرمائے۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کی شب و روز دعاؤں کے ساتھ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

خاکسار مجاہد حقانی عرصہ پانچ سال سے بیمار ہے۔ اب سائلی سینی ٹوریم میں داخل ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالصادق جہلمی III فلور مغربی سائلی سینی ٹوریم۔ راولپنڈی)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد رفیق صاحب قریشی مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "حنیف احمد" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس گولبازار ربوہ کا پوتا اور مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب ریٹائرڈ ماسٹر کوئٹہ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ محمد عظیم قریشی

الکیمسٹس۔ گولبازار۔ ربوہ

پروگرام سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل

۳۰-۳ تا ۴۰-۳ بعد دوپہر — تلاوت قرآن کریم
۴۰-۳ تا ۵۵-۳ — دعا و افتتاح — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے
۵۵-۳ تا ۵۷-۳ — عہد
۵۷-۳ تا ۳-۴ — نظم
۳-۴ تا ۱۸-۴ — درس قرآن مجید — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس
۱۸-۴ تا ۳۳-۴ — درس حدیث النبی صلعم — محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۳۳-۴ تا ۴۳-۴ — درس کتب حضرت مسیح موعودؑ — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح وارشاد
۴۳-۴ تا ۳۵-۵ — تفریحی ورزشی مقابلے
۳۵-۵ تا ۳۰-۷ — وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

اجلاس دوم

۳۰-۷ تا ۴۰-۷ — تلاوت قرآن مجید
۴۰-۷ تا ۵۰-۷ — نظم
۵۰-۷ تا ۱۵-۸ — سالانہ رپورٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ — قائدین مرکزیہ
۱۵-۸ تا ۱۵-۹ — مجلس شوریٰ
۱۵-۹ تا ۳۰-۹ — درس قرآن مجید — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تربیت

شب بخیر

۲۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ

اجلاس سوم

۰۰-۴ تا ۳۵-۴ — نماز تہجد
۳۵-۴ تا ۳۵-۵ — نماز فجر
۳۵-۵ تا ۵۰-۵ — درس قرآن کریم — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح وارشاد
۵۰-۵ تا ۰۰-۷ — ذکر حبیب علیہ السلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے پانچ بزرگ صحابی اپنی روایات بیان فرمائیں گے۔
۰۰-۷ تا ۳۰-۷ — ناشتہ

اجلاس چہارم

۳۰-۸ تا ۴۰-۸ — تلاوت قرآن مجید
۴۰-۸ تا ۵۰-۸ — نظم
۵۰-۸ تا ۵-۹ — درس قرآن مجید — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تربیت
۵-۹ تا ۱۷-۹ — درس حدیث — مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
۱۷-۹ تا ۳۰-۹ — درس کتب حضرت مسیح موعودؑ — مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
۳۰-۹ تا ۴۰-۹ — حیات قدسی سے ایک ورق — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد اصلاح وارشاد
۴۰-۹ تا ۵-۱۰ — وعظ — حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۵-۱۰ تا ۲۰-۱۰ — وقفہ
۲۰-۱۰ تا ۲۰-۱۱ — انعامی تقریری مقابلہ

منصفین	عنوانات
مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا	(۱) حضرت رسول اکرم صلعم ہر لحاظ سے ہمارے لئے اسوہ ہیں
چوہدری احمد مختار صاحب کراچی	(۲) نظام خلافت سے وابستگی میں ہی ہماری نجات ہے۔
مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر سیالکوٹ	(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی ضرورت
مکرم بابو شمس الدین صاحب پشاور	(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شان سے خدمت قرآن کا فرض ادا کیا
	(۵) احمدی نوجوانوں کے اخلاص کے شاندار نمونے۔

۲۰-۱۱ تا ۵۰-۱۱ — سوال و جواب

نوٹ:۔ ایسے سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جنکا تعلق اختلافی یا فقہاء سے ہو یا جنکا تعلق خرق عادات مسائل یا سیاسیات سے ہو

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
(۲) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس
(۳) مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔
(۴) مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب جواب دیں گے۔

۵۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲ — نظم
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۲ — وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام

اجلاس پنجم

۳۰-۲ تا ۴۰-۲ — تلاوت قرآن کریم
۴۰-۲ تا ۵۰-۲ — نظم
۵۰-۲ تا ۲-۳ — درس حدیث النبی صلعم — مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ
۲-۳ تا ۱۵-۳ — درس کتب حضرت مسیح موعودؑ — مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب
۱۵-۳ تا ۳۰-۳ — قبولیت دعا کی دو ذاتی شہادتیں — محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۳۰-۳ تا ۴۵-۳ — ع خدمتِ دیں کو تم اک فضلِ الٰہی جانو — مکرم شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مربی سلسلہ لاہور
۴۵-۳ تا ۵۵-۳ — نظم
۵۵-۳ تا ۳-۴ — انصار اللہ کی ذمہ داریاں — مکرم میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
۳-۴ تا ۱۲-۴ — مرکز کو مالی لحاظ سے مستحکم بنائیے — مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ سابق سندھ و بلوچستان
۱۲-۴ تا ۲۵-۴ — صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہدایات — مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۲۵-۴ تا ۳۵-۴ — نظم
۳۵-۴ تا ۳۵-۵ — تفریحی ورزشی مقابلے
۳۵-۵ تا ۳۰-۷ — وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

اجلاس ششم

۳۰-۷ تا ۴۰-۷ بعد نماز مغرب و عشاء — تلاوت قرآن مجید
۴۰-۷ تا ۵۰-۷ — نظم
۵۰-۷ تا ۵-۸ — تقسیم انعامات
۵-۸ تا ۲۰-۸ — ع آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج — جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ لاہور
۲۰-۸ تا ۱۵-۹ — مجلس شوریٰ
۱۵-۹ تا ۳۰-۹ — درس قرآن مجید — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

شب بخیر

۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار

اجلاس ہفتم

۰۰-۴ تا ۳۵-۴ — نماز تہجد
۳۵-۴ تا ۳۵-۵ — نماز فجر
۳۵-۵ تا ۰۰-۶ — درس قرآن مجید۔ — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس
۰۰-۶ تا ۰۰-۷ — ذکر حبیب علیہ السلام — حضرت مسیح موعودؑ کے چند صحابہ کرام اپنی روایات بیان فرمائیں گے نیز بعض صحابہ کی روایات کے ٹیپ ریکارڈ سنائے جائیں گے۔
۰۰-۷ تا ۳۰-۸ — ناشتہ وغیرہ

اجلاس ہشتم

۳۰-۸ تا ۴۰-۸ — تلاوت قرآن مجید
۴۰-۸ تا ۵۰-۸ — نظم
۵۰-۸ تا ۰۰-۹ — ماہنامہ "انصار اللہ" — مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ
۰۰-۹ تا ۱۲-۹ — درس حدیث النبی صلعم — مکرم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب لاہور
۱۲-۹ تا ۲۵-۹ — درس کتب حضرت مسیح موعودؑ — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۲۵-۹ تا ۴۰-۹ — شمائل حضرت مسیح موعودؑ — مکرم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور۔
۴۰-۹ تا ۵۵-۹ — تاریخ احمدیت میں حضرت المصلح الموعود کا مقام — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس
۵۵-۹ تا ۲۵-۱۰ — ارشادات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۲۵-۱۰ تا ۳۵-۱۰ — نظم
۳۵-۱۰ تا ۵۵-۱۰ — ذکر حبیب علیہ السلام — محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۵۵-۱۰ تا ۱۰-۱۱ — ذکر الٰہی کے فضائل — مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
۱۰-۱۱ تا ۲۵-۱۱ — سلسلہ عالیہ احمدیہ کا طرۂ امتیاز — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۲۵-۱۱ تا ۵۵-۱۱ — تقریر — صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۵۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲ — عہد و دعا

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ
خاکسار محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ